

## 38881-کیا گھر سے دور مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے؟

### سوال

میر اخاوند دینی امور کا المزام کرتا ہے، اور اسے علم ہے کہ اذان سننے کی صورت میں مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے، ہمارے علاقے میں مسجد تقریباً ہمارے گھر سے دس منٹ کے پیدل فاصلہ پر ہے، لیکن ہر وقت اذان سنانی نہیں دینی، کیونکہ ہمارا گھر میں اور بڑی شاہراہ پر واقع ہے اسی طرح اس ملک میں مسلمان اذان کی آواز بند کرنے سے ڈرتے ہیں کہ عیسائی تنگ نہ ہوں۔

میر اخاوند مسجد میں نماز ادا کرنے نہیں جاتا، لیکن اگر کوئی کام ہو تو پھر اور پھر امام کا طریقہ نماز بھی کچھ مختلف سا ہے جو میرے خاوند کو پسند نہیں مجھے اس سے بہت سنگی ہوتی ہے، اس لیے میری گزارش ہے کہ آپ اس کے اس علم کا حکم بتائیں کیونکہ مجھے اس کے گمنگار ہونے کا خدشہ ہے؟

### پسندیدہ جواب

مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا سب سے بڑا اور ظاہری اسلامی شعار ہے، اور یہ ہر بالغ اور استطاعت و قدرت رکھنے والے اور اذان سننے والے مرد پر واجب ہے، اس کے بہت دلائل ہیں، جن میں درج ذیل فرایم نبوی بھی ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس نے اذان سنی اور (نماز کے لیے) نہ آیا تو اس کی بغیر عذر کے نماز بھی نہیں"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (793) دارقطنی اور حاکم نے اسے صحیح کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

"ایک نابینا شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسجد تک لانے کے لیے کوئی شخص نہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت دے دی، اور جب وہ جانے کے لیے پلٹا تور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا یا اور فرمانے لگے:

کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: بھی ہاں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آیا کرو"

اس کے علاوہ بھی کئی ایک دلائل ہیں۔

اذان سننے سے مقصود یہ ہے کہ: وہ بغیر لا لاؤ سپیکر کے ماحول اور فنایں خاموشی کے وقت عام آواز سنتا ہو، اور سماحت میں کوئی چیز مانع نہ اس کے ساتھ یہ بھی خیال رکھا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں موزن اذان اونچی اور بند گلہ پر دیا کرتے تھے، مثلاً مسجد کی پھست وغیرہ پر، اور اس وقت عمارتیں آواز کو منتشر کرنے کے قابل تھیں جس کی بنی ادا اذان کی آواز اتنی مسافت تک پہنچتی تھی جو کم نہ ہوتی تھی۔

تو اس بنی اسرائیل کی صورت میں دس منٹ کی پیدل مسافت تک تو اذان کی آواز پہنچ سکتی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ مسافت تک۔

اس بنا پر آپ کے خاوند کو یہ اسلامی شعائر مسجد میں ادا کرنا چاہیے جب تک اس میں کوئی شرعی مانع نہ ہو، آپ مزید لفظی معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (20655) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

اور مسافت دور ہونے کی بنا پر نماز باجماعت انسان پر واجب نہیں رہتی کا معنی یہ نہیں کہ وہ کم ہمتی کا مظاہرہ کرے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بلند و عالی درجات اور اجر و ثواب حاصل نہ کرے، چنانچہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے میں کتنی بھی خیر ہے جو وہاں جا کر نماز ادا کرنے والا حاصل کرتا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"نماز باجماعت اس کی اپنے گھر اور بازار میں نماز سے پچھیں درجہ زیادہ ہے، اگر تم میں کوئی شخص ابھی طرح وضوء کر کے مسجد میں صرف نماز کے لیے آتے تو ہر قدم کے بد لے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کی ایک غلطی مٹاتا ہے، حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے، اور جب مسجد میں داخل ہو تو وہ اس وقت تک نماز کی حالت میں رہتا ہے جب تک اسے نماز رکھے، اور جب تک وہ نماز ادا کرنے والی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے جب تک اس میں کوئی حدث یعنی وضوء نہ توڑے، فرشتے اس پر رحمت کی دعائیں کرتے ہوئے کہتے ہیں : اے اللہ سے بخشن دے، اس پر رحم کر"

صحیح بخاری حدیث نمبر (465) صحیح مسلم حدیث نمبر (649)۔

ہم میں کون ہے جو اپنے درجات بلند نہ کروانا چاہتا ہو، اور اپنی غلطیاں اور خطایمیں نہ معاف کروائے؟ اور اس کے لیے فرشتے بخشش طلب نہ کریں؟!

آپ کے خاوند کو چاہیے کہ وہ مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرے اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کا باعث بننے کی کوشش کرے، اور اسے یہ اور اک ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کا اپنے دین پر ثابت قدم رہنا اور اپنے دین کے شعارات کا احیاء کرنا ان کی بقایے عوامل، اور ان کی پیشگوئی اور دشمنوں پر نصرت و مدد کے عوامل میں شامل ہوتا ہے، بلکہ دین پر ثابت قدمی تو اس مورث دعوت اور دوسروں کے دلوں کو اپنی جانب جذب کرنے والی دعوت کی ایک قسم ہے۔

اسیے ہی والد کو اپنے اہل و عیال اور اولاد کے لیے بہترین نمونہ اور قدوہ ہونا چاہیے، جب وہ اپنے والد کو مسجد جاتے دیکھیں گے ہی نہیں تو انہیں مسجد جانے کی عادت کیسے پڑے گی؟

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسجد آباد کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا :

[(اللہ تعالیٰ کی مساجد کی آبادی اور رونق تو ان کے حصے میں آتی ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں، نمازوں کے پابند ہوں، زکاۃ ادا کرتے ہوں، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے نہ ڈرتے ہوں، توقع ہے کہ یہ لوگ یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔] (التوپہ (18)).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ نماز باجماعت کی فضیلت تو اسے ہی حاصل ہوتی ہے جو صرف نماز کے لیے گھر سے نکلے، نہ کسی اور کام کے لیے، اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا :

"وہ صرف نماز ادا کرنا چاہتا ہو"

جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں بیان ہو چکا ہے۔

یہاں ایک اہم چیز کا اور اک ضروری ہے، وہ یہ کہ فتحاء کرام کی ایک جماعت نماز باجماعت کو واجب نہیں سمجھتی جیسا کہ فتحاء حنفیہ کا ذہب ہے، لیکن یہ مسلک احادیث کے خلاف ہے، اور یہ مسلک ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو سخت حالات میں بھی بلقان، ترکی اور مشرقی یورپ وغیرہ کے علاقوں میں نماز باجماعت ادا کرنے اور اس کا التزام کرنے سے منع نہیں کرتا۔

اور پھر معاملہ و جوہر کا نہیں، بلکہ یہ تو ایمانی وقت ہے جو انسان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عمل کی متابعت کرنے پر ابھارتی ہے، اور صاحب ایمان جنت میں بلند درجات کے علاوہ کچھ حاصل کرنے کے بغیر راضی نہیں ہوتا۔

صحابی کو مرض کی اس حالت میں لا یا جاتا کہ اس نے دو آدمیوں کے کندھوں پر سوار ایسا ہوتا اور اسے لا کر صفت میں کھڑا کر دیا جاتا، حالانکہ اگر وہ جماعت سے پیچے بھی رہ جاتا تو وہ معذور تھا، اسے ایسا کام کرنے پر کسی چیز نے آمادہ کیا اور حرکت دی؟ یقیناً وہ وقت ایمان تھی۔

چنانچہ صاحب ہمت و جوہر کے متعلق دریافت نہیں کرتا، بلکہ وہ تو شعار، ہدایت، اور سنت و منہج تلاش کرتا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(جب یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو مسلمان ہو کر لے تو اسے یہ نمازیں وہاں ادا کرنے کا انتظام کرنا چاہیے جہاں اذان ہوتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن الحدی مشروع کیں، اور یہ سنن الحدی میں سے ہیں، اگر اپنے گھر میں پیچے رہنے والے شخص کی طرح تم بھی اپنے گھروں میں نماز ادا کرو تو تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا، اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترک کرو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، جو شخص بھی ابھی طرح وضو، کر کے ان مساجد میں سے کسی ایک مسجد جانے تو توبہ قدم کے بدے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتا اور ایک درج بلند کرتا، اور اس کی بناء پر ایک برائی کو مٹاتا ہے، ہم نے دیکھا کہ منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا ہی اس سے پیچے رہتا، ایک شخص کو لا یا جاتا اور وہ دو آدمیوں کے درمیان سوارا لے کر آتا اور اسے صفت میں کھڑا کر دیا جاتا)

صحیح مسلم حدیث نمبر (654)۔

ہم نے اذان سنتے کے مسئلہ میں کچھ بیان کیا ہے وہ فتنیہ اشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ ہے، ان سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ایک شخص مسجد سے دور رہا اس پذیر ہے، اور نماز کے لیے مسجد جانے کے لیے اسے گاڑی استعمال کرنا پڑتی ہے، اگر پیڈل جانے تو بعض اوقات نماز نکل جاتی ہے، اسے اذان لاوڑ سپیکر کے ذریعہ سنائی دیتی ہے، تو کیا اگر وہ گھر میں یا پھر دو تین پڑوسیوں کے ساتھ مل کر کسی کے گھر میں نماز ادا کرے تو اس میں کوئی حرج ہے؟

اشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

(اگر آپ ماحول اور فضاء میں خاموشی کے وقت جبکہ سماعت میں کوئی چیز مانع نہ ہو عادی آواز میں بغیر لاوڑ سپیکر کے اذان سنتے ہیں تو پھر آپ کو اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرنا واجب ہے۔

اور اگر آپ دور میں اور لاوڑ سپیکر کے بغیر اذان نہیں سنتے تو اپنے گھر یا پڑوسیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنا جائز ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب نابیان صحابی نے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اسے فرمایا تھا :

"کیا تم نماز کے لیے دی جانے والی اذان سنتے ہو؟"

تو اس نے جواب دیا : جی ہاں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو پھر اسے قبول کرو اور آیا کرو"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے اذان سنی اور وہ نماز کے لیے نہ آیا تو اس کی بغیر عذر نماز نہیں"

اسے ابن ماجہ دارقطنی ابن جان اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور جب آپ اذان سن کر موزون کی اذان کو بقول کریں چاہیں آپ دور ہی کیوں نہ ہوں، اور مسجد جانے کے لیے پیدل یا پھر گاڑی کے ذریعہ مشقت اٹھائیں تو آپ کے لیے یہ بہتر اور افضل ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے مسجد جانے اور واپس آنے میں قدموں کے آثار کے بدلے حسب اخلاص اور نیت نیکیاں لکھیں گے؛ کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مسجد سے دور رہائش پذیر شخص جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز نہیں رہتی تھی جب اسے کہا گیا کہ اگر تم گدھا خرید لو جس پر اندھیری رات اور دن کی گرمی میں سوار ہو کر جایا کرو؟ تو اس نے جواب دیا: میں پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر مسجد کے قریب ہو، بلکہ میں پسند کرتا ہوں کہ میرا چلنا اور واپس اپنے اہل و عیال میں آناسب کچھ لکھا جائے تو اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لیقینا اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ تیرے لیے جمع کر دیا ہے"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔ انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ اشیخ ابن باز (36/12).

واللہ اعلم.